102538 ـ والد ملازمت كے ليے باہر بھيجنا چاہتا ہے اور بيوى بيوى نہ جانے پر اصرار كرتى ہے

سوال

ميرى نو ماہ قبل شادى ہوئى اور ميں شادى سے ليكر باہر ملازمت كے ليے جانے تك بيوى كے ساتھ ہى رہا ہوں، چار ماہ قبل جب آنے لگا تو بيوى نے اعتراض كيا اور ہر طرح سے مجھے آنے سے روكنے كى كوشش بھى كى ليكن كوئى فائدہ نہ ہوا، الحمد اللہ ہم آپس ميں ايك دوسرے سے محبت كرتے اور افہام و تفہيم كى فضا ركھتے ہيں.
ميں نے آتے وقت اسے مطمئن كرنے كى كوشش كى كہ وہاں جاتے ہيں سيٹ ہو كر رہائش تلاش كر كے تمہيں بھى بلا لوں گا، ليكن مجھے كوئى مناسب رہائش نہيں ملى، كيونكہ يہاں كرائے بہت زيادہ ہيں حتى كہ ميرى تنخواہ نصف ماہ كے ليے بھى كافى نہيں.
جب بيوى كو ان حالات كا علم ہوا تو وہ مجھے موبائل ميسج كرنے لگى اور اس كے ساتھ دل كے آنسو بھى بہانے لگى كہ دل جدائى سے جل رہا ہے تم جتنى جلد ہو سكے واپس آ جاؤ ليكن دوسرى طرف ميرے والد صاحب مجھے كہتے ہيں كہ وہيں رہو تا كہ پيسہ كما كر بھائى كى شادى ميں تعاون كر سكو.
اب صورت حال يہ ہو چكى ہے كہ بيوى روزانہ واپس آنے كا مطالبہ كرتى ہے كہ اكيلى نہيں رہ سكتى، اور والد صاحب يہيں رہنے كا مطالبہ كرتے ہيں، مجھے يہ بتائيں كہ آيا مجھے واپس چلے جانا چاہيے تا كہ بيوى پر ظلم نہ ہو سكے، يا كہ مجھے يہيں رہ كر بھائى كى شادى ميں والد صاحب كا تعاون كرنا چاہيے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

ملازمت اور دوسرى مشروعہ مصلحت كى خاطر خاوند كے ليے بيوى بچوں سے دور رہنا جائز ہے، ليكن چھ ماہ سے زائد نہيں، اگر اس سے زائد ہو تو بيوى كى اجازت حاصل كرنا ضرورى ہے.

اس كى دليل عمر بن خطاب رضى اللہ تعالى عنہ كى روايت ہے جس ميں درج ہے كہ:

عمر رضى اللہ تعالى عنہ نے اپنى بيٹى ام المؤمنين حفصہ رضى اللہ تعالى عنہا سے دريافت كيا كہ: عورت اپنے خاوند سے كتنى دير تك صبر كر سكتى ہے ؟

حفصہ رضى اللہ تعالى عنہا نے فرمايا: سبحان اللہ آپ جيسا شخص مجھ جيسى عورت سے اس طرح كا مسئلہ پوچھتا ہے !

تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: اگر میں مسلمانوں کو نہ دیکھنا چاہتا تو میں اس کے متعلق دریافت نہ کرتا، حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا:

" پانچ ماہ، چھ ماہ " تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے لوگوں کے لیے میدان جہاد میں رہنے کے لیے چھ ماہ تك رہنے کا وقت مقرر کر دیا، ایك ماہ جانے اور ایك ماہ آنے اور چار ماہ وہاں رہنے کے لیے "

امام احمد رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

مرد اپنی بیوی سے کتنے عرصہ تك دور رہ سکتا ہے ؟

امام احمد کا جواب تھا:

" روایت کیا جاتا ہے کہ چھ ماہ تك رہ سکتا ہے "

دیکھیں: المغنی (7 / 232 ـ 416).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر امن والی جگہ ہو تو آدمی کا وہاں جانے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر بیوی اسے چھ ماہ سے زائد وہاں رہنے کی اجازت دے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا، لیکن اگر بیوی اپنے حقوق مانگتے ہوئے اسے واپس آنے کا کہتی ہے تو پھر وہ اس سے چھ ماہ سے زائد دور نہیں رہ سکتا.

لیکن اگر کوئی عذر ہو مثلا مریض ہو اور علاج کرا رہا ہو تو ضرورت کے احکام خاص ہیں، بہر حال اس میں بیوی کو حق ہے جب وہ پرامن جگہ کے لیے اجازت دے تو اس میں کوئی حرج نہیں، چاہے خاوند اسطرح زیادہ بھی غائب رہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی العلماء فی عشرة النساء (106).

اس بنا پر آپ کی بیوی کا حق ہے کہ آپ اس کے پاس جائیں، اور خاص کر جب آپ کے بیان کے مطابق آپ کی تنخواہ رہائش کے لیے بھی کافی نہیں، اس کا معنی یہ ہوا کہ اس طرح تو آپ اپنی بیوی کے پاس جلد جا بھی نہیں سکتے، حالانکہ بیوی کو آپ کی ضرورت ہے.

بیوی کے حقوق کی ادائیگی اور اپنی بیوی کی حفاظت اور اہل و عیال کا خیال رکھنا کسی پر مخفی نہیں ہے، اور اس کے ساتھ محبت و الفت ہر قسم کے مال جمع کرنے پر مقدم ہوتی ہے.

اگر والد آپ کو باہر رہنے کا حکم دیتا ہے تو اس میں آپ کو اطاعت کرنا واجب نہیں؛ کیونکہ اس اطاعت میں بیوی کے حقوق ضائع ہونگے، سب کو معلوم ہے کہ اللہ خالق کی نافرمانی میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جا سکتی.

لیکن آپ والد کو مطمئن کرنے لیے نرم رویہ اختیار کریں اور انہیں بتائیں کہ بیوی سے دور رہنا اور پردیس میں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے وہ آپ کو توفیق نصیب فرمائے اور آپ کی صراط مستقیم کی راہنمائی فرمائے.

واللہ اعلم .